بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡم

هٰذَا بَصَآ ئِرُ مِنۡ رَّبِّكُمۡ وَ هُدًى وَّرَحۡمَةٌ لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ٥ (جزء ۹، رکوع ۱۴)

یہ روشن دلیلیں ہیں تمہارے پروردگار کی طرف سے اور ہدایت ورحمت ہے مومنوں کے لئے

الحمد للّٰہ منة

مولفہ

حضرت بندگی میاں سیدنا شاہ قاسم مجتہد گروہؓ مصدقان امام مہدی خلیفۃ اللہ علیہ السلام

مترجم

(باہتمام)

دارالاشاعت کتب سلف الصالحین

المعروف بہ جمعیۃ مہدویہ۔ دائرہ زمستان پور مشیر آباد حیدر آباد، دکن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(ترجمہ حاشیہ میزان العقائد)

تمام تعریف ثابت ہے۔اس خدا کے لئے جس نے اپنے رسولؐ کو بھیجا اور اس پر قرآن نازل کیا قرآن کی بعض آیتیں محکم ہیں وہی ام الکتاب ہیں اور دوسری متشابہات ہیں پھر مہدی (موعودؑ) کو پیدا کیا اور اس کو قرآن کے بیان کی تعلیم دی تا کہ پیروی کرے متشابہ آیتوں کی محکم آیتوں کے موافق کہ وہ ام الکتاب ہیں۔رحمت نازل کرے اللہ ان دونوں پر اور ان کی آل واصحاب پر جو کامل ہیں اوران کے تابعین پر جو علم میں پکے ہیں۔جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ کہتے ہیں (راسخ فی العلم) ہم نے قرآن پر ایمان لایا ہر ایک (محکم ومتشابہ) ہمارے پروردگار کے پاس سے (اترا) ہے سمجھانے سے عقلمند ہی سمجھتے ہیں۔پس جولوگ اہل دل اور صاحب شعور تھے (انہوں نے) اعتقادیات کو محکمات سے اخذ کیا اور تمام عملیات کو متشابہات سے استنباط فرمایا اور محکمات کے موافق متشابہات کی تاویل کی نہ کہ برخلاف اس کے (چنانچہ) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پس جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ تو (محکمات کے خلاف) انہی آیتوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں جو متشابہ ہیں تا کہ فساد پیدا کریں اور اصل مطالب کو (اپنی خواہشات کے موافق) گھڑلیں حالانکہ ان کا اصل مطلب خدا ہی جانتا ہے۔پس مقصود پر سود اس تحریر سے وہ ہے کہ حضرت مہدیؑ کے وصال کے ایک سو گیارہ سال بعد اس زمانے کے بعضے لوگ حضرت مہدیؑ کے دین وآئین کی پیروی اور صحابہ کرام کے عقائد ومقاصد کی اتباع ترک کر کے اپنے باپ دادا کی رسم وعادت کو اختیار کر کے اسی کو راہ راست جانتے ہیں اور ایک جماعت کے لوگ اپنی بیحد محبت کے زعم میں مہدیؑ کو بعینہٖ خدا کہتے ہیں۔ اور پیغمبرؐ پر ایسی عبارت کے ساتھ کہ لایق وسزاوار نہیں (مہدیؑ کو) افزونی دیتے ہیں۔اور ایک فرقہ کے لوگ قصور عظمت سے اپنے کمال عدالت کے گمان میں مہدیؑ اور رسولؐ کو برابر نہیں جانتے۔اور اس کے (مہدیؑ کے) بینہٖ خدا ہونے پر اور اس فائض الہدا کی خصوصیتوں میں قصور اور اعتراض کرتے ہیں اور ایک اپنے کو ہدایت یافتہ اور ہدایت کرنندہ جانتا ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک اسی بناء پر چند کلمے مجملاً جو تمام عقاید صالحہ کو مطلقاً شامل ہیں اور کل فاسد عقاید سے مبرا اور جاہلانہ افراط و تفریط اور حاسدانہ تعصب وعناد سے پاک ہیں۔بظاہر ایک چھوٹا رسالہ ہے لیکن اہل بصیرت کیلئے ایک بڑی کتاب ہے۔ لکھا ہے تا کہ غالی اور قاصر دونوں مجبوراً اس پر راضی ہوں اور جو شخص کہ صاحب عدل وانصاف ہے وہ بخوشی تمام اس کو قبول کرے اس لئے میں نے اس کا نام میزان العقاید ومنبع الفواید اعمال رکھا اور ہر چند کہ ان تمام سوالات کے جواب اس میں

(میزان میں) درج ہیں لیکن اس کی عبارت مختصر ہونے کی وجہ بعض مخصوص امور بھی واضح طور پر معلوم نہیں ہوتے۔ بنابراں اس کے حواشی پر یہ سطور لکھے گئے تا کہ جو کوئی اس سے آگاہ ہو سوالات سے مستغنی ہوجائے پس اس لئے یہ (مختصر رسالہ) میرے مرشد و مولیٰ کے عقیدۂ مرجیہ سے خوذ اور اس کا ایک جزو ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترجمہ متن وشرح میزان العقائد

دراصل تمام مہدوی اس بات پر متفق ہیں کہ خاتم نبی اور خاتم ولایت محمدی صلی اللہ علیہما وسلم ایک ذات اور برابر ہیں۔ اس لئے کہ ایک نے کہا یعنے امام مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور محمدؐ رسول اللہ کا تابع ہوں۔ اور دوسرے نے کہا یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولایت افضل ہے نبوت سے المقصو دجیسا کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی خواہش سے کوئی بات نہیں کی (اسی طرح) مہدیؑ نے بھی جو کچھ کیا اور فرمایا خدائے تعالیٰ کے فرمان کے موافق ہے اس لئے کہ آپؑ صاحب فرمان ہیں۔ چنانچہ مقصد اقصیٰ میں وارد ہے اس کو (مہدیؑ کو) صاحب زماں اور صاحب فرمان کہتے ہیں اور وہ شہنشاہ اولیاء و اصفیاء ہے الخ پس ثابت ہوا کہ سلطان اولیاء و اصفیا یعنہٖ سلطان اولیاء و انبیاءؑ کے مانند صاحب فرمان ہے۔ اس لئے کہ نبوت اور ولایت ہر دو مصطفےٰؐ کی صفتیں ہیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے زمانہ میں امر نبوت کے اظہار اور امر ولایت کے اخفا پر مامور تھے اور (اس امر ولایت) کے ظہور کے متعلق وعدہ فرمایا کہ اذکر کم اللّٰــہ فی اھل بیتی ونیز آپ نے فرمایا کہ جس نے مہدیؑ پر ایمان لایا پس وہ مجھ پر ایمان لایا اور جس نے اس کا انکار کیا پس اس نے میرا انکار کیا اور مثل اس کے بہت احادیث و روایات آئی ہیں فی الجملہ یہ بات پایۂ تحقیق کو پہنچ گئی ہے کہ محمدؐ اور مہدی علیہما السلام ایک ذات ہیں۔ موصوف بہ جمیع صفات ہیں عارفوں نے اچھی طرح سے جان لیا کور دلوں نے پہچانا تک نہیں اور مہدیؑ کے اصحابؓ کا شرف (بزرگی) بھی ہمارے پیغمبرؐ کے اصحابؓ کے شرف و بزرگی کے مانند ہے پس مہدیؑ کا ہر ایک صحابی جو مہدیؑ سے نقل بیان فرماتا ہے حق ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ مہدیؑ علیہ السلام کا کوئی صحابی مہدیؑ پر افترا نہیں کریگا امنّا وصدقنا اس لئے کہ صحابہؓ بہ مقتضائے آیۂ کریمہ وہی لوگ صادقین ہیں (کی بشارت سے) مبشر ہیں اگرچہ کہ یہ آیت خاتم نبیؐ کے مہاجروں کی شان میں ہے۔ لیکن اسی طرح امام آخر الزماںؑ کی زبان سے آپ کے صحابہؓ کی شان میں (بھی) ثابت ہوئی ہے لیکن جیسا کہ قرآن میں محکمات اور متشابہات ہیں۔ نقل (مہدیؑ) میں بھی

(محکمات اور متشابہات) ہیں اس لئے کہ جب کلام اللہ میں محکمات اور متشابہات ہیں تو مہدیؑ کی نقل میں کیوں نہ ہوں۔ لیکن مہدیؑ کی نقل میں محکمات وہ ہیں کہ ان کا حکم مضبوط ہو مثلاً اہل دنیا کے گھروں پر جانے سے دور رہنا اور ان سے الفت و دوستی اختیار نہ کرنا نہ یہ کہ لوگوں کی ملاقات سے باز رہنا جیسا کہ صحابۂ کرامؓ اور ان کے تابعین کا عمل در آمد تھا یعنے تمام اصحابؓ کے تابعین میں مشہور و متفق علیہ ہو یا اس پر جمہور ہو۔ خصوصاً وہ معنی جو ایسی نقلوں سے ثابت ہو مثلاً ترک دنیا و طلب خدا اور ہجرت وطن اور صحبتِ صادقاں اور عزلت از خلق اور ذکر کثیر اور عشر (اور جو امور کہ) ان کے مانند ہیں وہ بھی وہی حکم (محکمات) رکھتے ہیں اور اسی طرح مہدیؑ کے تمام صحابہؓ کی روش جو طریقت ہے بلا کسی نقل اور بدعت کے شائبہ کے حدودِ شریعت کی احتیاط کے ساتھ امور حقیقت سے ملی ہوی ہے (حکم محکمات رکھتی ہے) اور ان شرائط و قواعد پر تابعان ولایت محمدیؐ کی معرفت و حقیقت پر موقوف ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ سے فرمایا۔ پس اگر انکار کرے اس سے یہ لوگ تو ہم نے اس کے لئے ایک قوم کو مقرر کر رکھا ہے جو انکار نہیں کرے گی یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کو اللہ نے ہدایت کی ہے۔ پس تو بھی (اے محمدؐ) ان کی ہدایت کے موافق پیروی کر۔ اور ان کی اس قدر عظمت کا باعث یہی ہے کہ دین اسلام کی حقیقت جو خدا کے دیدار کی طلب ہے ان پر شریعت ہوگئی۔ جیسا کہ امام علیہ السلام سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ کے دیدار کی طلب ہر ایک مرد اور عورت پر فرض ہے جب تک کہ خدا کو نہ دیکھے مومن نہوگا اور نیز فرمایا کہ مومن اُس کو کہتا ہوں جو خدا کو دیکھنے والا ہو سر کی آنکھ سے یا دل کی آنکھ سے یا خواب میں خدا کو نہ دیکھے مومن نہوگا مگر طالبِ صادق کہ اس پر بھی حکم ایمان ہے) اور فرمایا کہ طالبِ صادق اُس کو کہتا ہوں کہ دنیا اور خلق سے منہ موڑ کر اپنے دل کے رُخ کو خدا کی طرف پھیر کر ہمیشہ خدا کے ساتھ مشغول رہے اور خودی باہر آنے کی کوشش کرتا ہو اور نیز فرمایا کہ مومن کبھی کم ہمت ہوتا ہے اور کبھی عالی ہمت۔ جس وقت کہ مضطرب ہو جائے آپس میں چیتل دو چیتل کی مزدوری کرے اس وقت خود پر بہت ملامت کرتا رہے اور دائرہ کے باہر جلتی ہوئی آگ ہے سمجھ کر قدم نہ رکھے اور پھر غیبی فتوح کا منتظر رہے اسی طور پر صادقوں کی جماعت میں مر جائے۔ اور یہ لوگ (صادقین) بعد غسل نماز جنازہ مشت خاک دیکر دفن کریں تو اس شخص کو دوزخ کی آگ سے فلاح ہے۔ اور فرمایا جو شخص کہ پےَ درپےَ تین دن روزی کی تدبیر کرتا ہے طالب دنیا ہوتا ہے اور آیۃ فاما من طغٰی الخ (جس نے سرکشی کی اور بہتر سمجھا حیاتِ دنیا کو) اس کے حق میں (ثابت) ہے۔ اور فرمایا دنیا کا طالب کافر ہے اور فرمایا مومن کم ہمت ہوگا لیکن دنیا کا طالب نہ ہوگا۔ اور فرمایا کہ مومن کو اغنیا اور اہل فراغ کہہ سکتے ہیں دُنیا دار نہیں کہنا چاہیئے کیونکہ دنیا دار کافر کا خطاب ہے اور جو احکام کہ اس رسوخ کے ساتھ پائے جائیں۔ محکمات کا حکم رکھتے ہیں اور مہدیؑ اور آپؑ کے صحابہؓ بھی مثل فرقان کے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ایمان والو اگر ڈرو گے تم اللہ سے تو کر دیگا تم کو فرقان (اس آیت میں) درگاہ رحمان سے

محمد نبی اور محمد ولی علیہما السلام مع اپنے اصحابؓ کے ایمان کے خطاب سے مخاطب ہیں اور انہوں نے ہی اس بزرگ کام کی تعمیل (تقویٰ) کو انتہائے مدارج تک پہنچایا پس، کلام ربانی سے ظاہر ہوگیا کہ یہ سب کے سب فرقان ہیں۔ اس لئے لازم ہوا کہ ان میں بھی محکمات اور متشابہات ہوں۔ جیسا کہ قرآن میں ہے۔ اسی طرح تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین آپس میں متشابہہ ہیں۔ اور ان میں حضرت مہدی علیہ السلام کی ذات محکمات ہے کیونکہ منہ ایات محکمات ھن ام الکتاب کا اشارہ اسی کی طرف ہے اور ان میں سے ہر ایک کو یعنے اصحابِ مہدیؑ سے بلکہ ہر ایک تابع قرآن کو بھی ان کے مرتبہ کے موافق فرقان کہہ سکتے ہیں اور اُن میں محکمات اس ذات کی موافقت ہے۔ یعنے حضرت مہدی علیہ السلام کی عین متابعت محکمات کا حکم رکھتی ہے۔ خاص و عام پر ان احکام کا جاری کرنا لازم ہے۔ یہاں تک کہ مسیحؑ ابن مریمؑ نازل اور ظاہر ہوں۔ پس (بعد نزول) حضرت عیسیٰؑ جو حکم کہ نافذ فرمائیں اور جو راہ کہ آپؑ دکھلائیں وہی حق ہے۔ آمنا وصدقنا

تمت